اپریل فول

گناہِ کبیرہ

مؤلف

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت العلامہ مولانا محمد حسین النیلوی رحمۃ اللہ علیہ

سابق مدرس مدرسہ امینیہ دہلی، حال صدر مدرس ضیاء العلوم سرگودھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ واتباعہ اجمعین۔

اما بعد: بندہ احقر الفقر محمد حسین غفر اللہ لہ ولآبائہ واساتذتہ عرض کرتا ہے کہ

ماہ اپریل کے اوائل میں جھوٹ بولنا، لکھنا، شائع کرنا یورپین مذہب میں فقط جائز ہی نہیں۔ بلکہ مستحسن ہے۔ اور یورپ کے اخبار اس پر عامل ہیں۔ ان کے دیکھا دیکھی ہمارے مسلم اخبارات نے بھی ان کی نقل اتارنا مدت سے شروع کر رکھا ہے۔ چونکہ چند روز تک اپریل کا مہینہ شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق ذیل کی معلومات مسلمانوں کے انتباہ کے لئے پیش کی جاتی ہیں۔

جب سے پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں یورپین رسم و رواج اور وضع و تراش کی اشاعت ہوئی اور بہت سے مسلمان اندھا دھند یورپ کی رسوم پر شریعت کی طرح عامل ہو گئے۔ اور جو کام کسی یورپین نے کر لیا وہی مایۂ اعزاز وافتخار بن گیا۔ تجربہ شاہد ہے کہ اسی وقت سے مسلمانوں کا نہ فقط علمی۔ عملی اخلاقی۔ اقتصادی نشوونما بند ہوا۔ بلکہ ہر قسم کا انحطاط و تنزل شروع ہو گیا۔

اسلامی اصول میں سے ہے کہ مسلمان اپنی طرز و وضع، تراش وخراش اور رسوم و رواج میں ہر غیر مسلم قوم سے ممتاز ہو کر رہے۔ غیر مسلموں کی کوئی وضع خاص یا رسم خاص اگرچہ دنیوی اور معاشی امور ہی میں ہو مسلمان کے لئے اس کا قصد اور اختیار کرنا جائز نہیں جیسا کہ بے شمار نصوص شرعیہ قرآن و حدیث کی اس سلسلہ میں وارد ہیں اور لیکن اگر یہ رسم و رواج غیر مسلموں کے کسی مذہبی عقیدہ یا عبادت سے تعلق رکھتا ہے تو مسلمان کے لئے اس کا اختیار کرنا اور بھی زیادہ شدید ترین مذہبی جرم ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کی بعض خاص صورتوں میں انسان اپنی عزیز ترین دولت یعنی مذہبِ اسلام ہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ جس کی مثالیں زنار گلے میں ڈالنا۔ بت کو سجدہ کرنا۔ صلیب کے سامنے نصاریٰ کی طرح عبادت کی شکل بنانا۔ وغیرہ تمام کتب فقہ و عقائد میں مشہور و معروف ہیں۔

اپریل فول: اپریل فول کے متعلق میں یہ خیال کرتا تھا کہ یہ بھی یورپ کے انہیں لغو بیہودہ رسوم میں سے ہے۔ جو اُن کی عیاشی اور تفریح طبع کے لئے آئے دن ایجاد ہوتی رہتی ہیں۔ یہی نہیں کہ یہ یورپ کی ایک تفریحی نمائش ہے بلکہ یہ درحقیقت نصاریٰ کی ایک مذہبی رسم ہے۔ اور مسلمان اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو گئے۔

ماہ اپریل مذہب نصاریٰ میں عبادت کا مخصوص مہینہ ہے! سترھویں صدی عیسوی سے پہلے فرانس میں بجائے جنوری کے اپریل ہی سے شمسی سال شروع ہوتا تھا۔ ۱۶۵۴ء میں شاہ فرانس شارل تاسع نے اس کو بدل کر جنوری

کو پہلا مہینہ قرار دیا۔ اہل رومان نے ماہِ اپریل کو بدل کر اپنے معبود (فیغو) کے لئے خاص کر رکھا تھا۔ اس میں اس کا جلوس نکالتے اور گاتے بجاتے تھے (دائرۃ المعارف للعلامۃ فرید الوجدی ج ۱ ص ۲۱)۔

اپریل فول: اس کی اصل اور حقیقت میں مورخین مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ طریقہ سولھویں صدی عیسوی میں رائج ہوا ہے۔ اور اصل سن یہ ہے کہ اپریل چونکہ اس زمانہ میں سال کا شروع مہینہ تھا اس کی پہلی تاریخ میں یہ لوگ خوشی اور عید مناتے تھے اور آپس میں ہدایا اور تحفے بھیجتے تھے۔ اسی میں بڑھتے بڑھتے ہنسی مزاح جاری ہوا جس کی نوبت دروغ بازی تک پہنچ گئی۔ لیکن لاروس جس نے انیسویں صدی عیسوی میں "دائرۃ المعارف" لکھی ہے۔ ان کی تحقیق اس معاملہ میں اس کے خلاف ہے۔ اور اسی کو راجح اور صحیح قرار دیا ہے وہ یہ ہے کہ اوائل اپریل میں یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو عذاب و تکلیف دینے کے لئے مختلف محکموں[۵] میں منتقل کیا تھا جس کا مقصد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دھوکا دینا اور ان کے ساتھ (معاذ اللہ) استہزاء اور سخریہ تھا۔ اب نصاریٰ میں اس واقعہ کی یادگار کے طور پر اسی قسم مزاح و خداع جاری ہوئے جس کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ اس تاریخ میں جھوٹ بولنا اور لکھنا جائز کر لیا گیا۔ اور نصاریٰ میں یہ ایک مذہبی رسم بن گئی۔ اور دور حاضر میں تو جس قدر زیادہ جھوٹ بولا جائے اسی قدر زیادہ کمال سمجھا جاتا ہے۔ (دائرۃ المعارف ج ۱ ص ۲۲)

انتباہ: نصاریٰ کی اس خرافات کا تو ہم کیا شکوہ کریں کہ انہوں نے جھوٹ بولنے کو مذہبی شعار بنا لیا۔ اور جو کام ان کے پیغمبر مسیح علیہ السلام کے دشمنوں نے کیا تھا۔ وہ آج اس کی نقل اتار کر خود بھی حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کرنے والوں میں داخل ہوتے ہیں۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ حضرت مسیحؑ کے فعل کی نقل اور یادگار ہے۔ یا ان کے دشمنوں کے فعل کی۔ بلکہ ہمیں تو اپنے افعال و اعمال اور یورپ کی جاہلانہ تقلید کا رونا ہے۔ کیونکہ ؎

بارے کہ بدوش ماست دوش است   دردِ سرِ ما ہمیں سرِ ماست

آج مسلمان اخبارات و جرائد بھی نصاریٰ کی اس رسم میں پورا حصہ لیتے ہیں اور چند ناعاقبت اندیش لوگوں کی تھوڑی دیر کے لئے تفریح طبع کے واسطے اس گناہ عظیم کو سر رکھ لیتے ہیں۔ کہ اول

---

۵ حضرت مسیح علیہ السلام کے عہد میں حکومت دراصل ایک بت پرست قوم کی تھی۔ مگر یہودیوں نے کچھ تغلب کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اپنی قومی عدالتیں علیحدہ حکومت کی عدالتوں کے علاوہ قائم کی ہوئی تھیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام پر جرم لگا کر آپ کو کبھی ملکی عدالت میں بھیجا اور بغاوت کا الزام ان پر لگایا اور کبھی قومی عدالت میں لایا گیا اور بددینی اور الحاد کے تحت ملزم بنایا گیا۔ اس طرح مختلف عدالتوں میں ان کو پھرایا گیا جس سے ان کا مقصد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مذاق اڑانا اور آپ کے ساتھ تمسخر کرنا تھا۔

توجھوٹ بولنا دھوکہ دینا خود کبیرہ گناہ ہے۔ پھر اس خاص جرأت وجسارت سے اس کو شائع کرنا دوسرے مسلمانوں کے لئے گناہ کا سامان مہیا کرنا اور اس سے زیادہ یہ کہ ان مخصوص ایام میں ایسا کرنا نصاریٰ کی مذہبی رسم میں شرکت ہے جو شدید ترین گناہ ہے۔ حدیث میں ایسے کلمات کے متعلق آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بعض کلمات آدمی معمولی سمجھ کر محض مجلس کو ہنسانے کیلئے بے پروائی سے کہہ دیتا ہے مگر یہی کلمہ اس کے لئے آخرت کے عذاب شدید کا سبب بن جاتا ہے۔

اس لئے مسلم اخبارات وجرائد سے میری درخواست ہے کہ اس مضمون کو اپنے صحائف میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں۔ اور اس گناہِ عظیم اور نصاریٰ کی تقلید سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان والسلام مع الاکرام خیر ختام

طالب الخیر فی الکونین محمد حسین صانہ اللہ عن الشین

نیلوی

مدرس ضیاء العلوم بلاک نمبر ۱۸ سرگودہا

ناشر: ادارہ گلستان اہل سنت سرگودھا

طابع: سید حسن واسطی

مطبع: گلستان پریس جناح مارکیٹ سرگودہا

ہدیہ: دعائے خیر